جلد سوم

خلافت حضرت عمرؓ سے لے کر خلیفہ چہارم حضرت علیؓ تک

تصنیف:

علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ

اس نے تلوار ان کے سینے پر ماری اور غروب آفتاب سے پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔

بیت المال کو لوٹنا:

اس وقت ایک شخص اعلان کر رہا تھا "آپ کو شہید نہ کیا جائے اور آپ کا مال نہ لوٹا جائے" مگر ان لوگوں نے ہر چیز لوٹ لی پھر یہ لوگ جلدی سے بیت المال کی طرف گئے' دونوں (محافظ) اشخاص چابیاں پھینک کر بھاگ گئے۔ آواز بلند ہوئی کہ "بھاگو بھاگو' یہ لوگ یہی چاہتے ہیں"۔

گھر میں گھسنا:

عبدالرحمٰن بن محمد روایت کرتے ہیں "محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ 'عمرو بن حزم کے گھر سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کی دیوار پر چڑھ گئے تھے ان کے ساتھ کنانہ بن بشر' سودان ابن حمران اور عمرو بن الحق تھے۔ انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنی بیوی نائلہ کے پاس پایا آپ قرآن مجید میں دیکھ کر سورۂ بقرہ تلاوت کر رہے تھے۔ محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی داڑھی پکڑ لی اور کہا:

نازیبا الفاظ:

"اے بوڑھے بے وقوف! اللہ نے تمہیں ذلیل و رسوا کر دیا" حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا "میں بوڑھا بے وقوف نہیں ہوں بلکہ اللہ کا بندہ اور امیر المومنین ہوں" محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے کہا "معاویہ رضی اللہ عنہ اور دوسرے لوگ تیرے کام نہیں آئے" حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اے میرے بھتیجے! تم میری داڑھی چھوڑ دو کیونکہ تمہارا باپ اس (داڑھی) کو جسے تم پکڑے ہوئے ہو نہیں پکڑتا تھا"۔

محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی بدکلامی:

محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے کہا "اگر میرے والد تمہارے یہ اعمال دیکھتے تو انہیں سخت ناپسند کرتے اور ابھی جو کارروائی تمہارے ساتھ ہوگی' وہ اس داڑھی پکڑنے سے زیادہ سخت ہوگی" حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا "میں تمہارے مقابلے میں اللہ ہی سے مدد کا طالب ہوں"۔

شہادت کا مزید حال:

اس کے بعد انہوں نے اپنا بھالا آپ کی پیشانی پر مارا اور کنانہ بن بشر نے اسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گوش مبارک میں گھسا کر حلق میں داخل کر دیا۔ اس کے بعد تلوار لے کر آپ کو شہید کر دیا۔

انا للہ و انا الیہ راجعون.

دوسری روایت:

عبدالرحمٰن بن محمد روایت کرتے ہیں "میں نے ابوعون کو یہ روایت کرتے ہوئے سنا ہے۔ کنانہ بن بشر نے ان کی پیشانی پر اور سر کے اگلے حصے پر لوہے کی سلاخ ماری اس کی وجہ سے آپ پیشانی کے بل گر پڑے اس وقت سودان بن حمران مرادی نے تلوار مار کر آپ کو شہید کر دیا۔

ارادہ تھا کہ جب تک انتظامات درست نہ ہو جائیں اس وقت تک خود بصرہ میں قیام کریں۔

اشتر کی اونٹ کی پیشکش:

کلیب کا بیان ہے کہ مجھے اشتر نے حکم دیا کہ بصرہ میں جو سب سے زیادہ قیمتی اونٹ ہو وہ خرید لو۔ میں نے تلاش کر کے ایک نہایت قیمتی اونٹ خریدا۔ اشتر نے مجھے حکم دیا کہ اسے عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے جاؤ اور ان سے میرا اسلام کہنا اور یہ اونٹ پیش کرنا۔ میں وہ اونٹ لے کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا انھوں نے اشتر کا نام سن کر اس کے لیے بددعاء کی اور اونٹ واپس کر دیا۔ میں نے اشتر سے جا کر تمام واقعہ بیان کیا اس پر اشتر نے کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا مجھے اس لیے برا کہہ رہی ہیں کہ ان کا بھانجا جنگ میں ضائع ہو گیا۔

اشتر کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ناراضگی:

اشتر کو جب یہ معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بصرہ کا عامل بنا دیا ہے تو وہ غصہ میں بھنا کر بولا کیا اسی لیے ہم نے اس بوڑھے (عثمان رضی اللہ عنہ) کو قتل کیا تھا کہ یمن عبیداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو دے دیا جائے حجاز قثم بن عباس رضی اللہ عنہما کو بصرہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اور کوفہ خود علی رضی اللہ عنہ لے لیں۔

یہ کہہ کر اشتر نے اپنی سواری منگائی اور اس پر سوار ہو کر لشکر کو چھوڑ کر چلا گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جب اس کی اطلاع ملی تو انہوں نے کوچ کا حکم دیا اور نہایت تیزی سے چل کر اشتر کے سر پر پہنچ گئے اور اس کے سامنے یہ ظاہر ہونے نہیں دیا کہ اس گفتگو کی انہیں اطلاع مل چکی ہے اور فرمایا اتنی جلدی کیا ہے کہ ہمیں پیچھے چھوڑ کر آگے بڑھ آئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ خطرہ پیدا ہوا تھا کہ اگر یہ لشکر چھوڑ کر چلا گیا تو لوگوں کے پاس جا کر ایک نیا فتنہ کھڑا کرے گا۔ اور ایک نئی بغاوت کھڑی ہو جائے گی۔

قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ کا لشکر علی رضی اللہ عنہ سے اخراج:

سری نے شعیب وسیف کے حوالے سے محمد وطلحہ کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا کہ جب بصرہ والوں کے وفد کوفہ والوں کے پاس پہنچے اور حضرت قعقاع رضی اللہ عنہ ام المومنین رضی اللہ عنہا اور زبیر وطلحہ رضی اللہ عنہما سے مل کر واپس آ گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ معلوم ہو گیا کہ یہ لوگ بھی صلح کے خواہاں ہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سب لوگوں کو جمع فرمایا اور ایک خطبہ دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ کی حمد وثنا اور حضور پر درود کے بعد زمانہ جاہلیت اور اس کی بدبختی کا ذکر کیا پھر اسلام کی سعادت کا ذکر کیا اور اس کے بعد فرمایا:

''اس امت پر یہ بھی اللہ کا ایک انعام تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ اول کے ذریعہ اس امت کے اتحاد کو برقرار رکھا پھر خلیفہ دوئم اور سوئم کے زمانے میں بھی اسی طرح رہا۔ پھر یہ حادثہ پیش آیا اور مختلف قوموں نے اپنی دنیا طلبی کی خاطر امت میں پھوٹ ڈال دی اور ان لوگوں کو اس بات کا حسد تھا کہ اللہ تعالیٰ نے دوسرے لوگوں کو کیوں فضیلت عطا فرمائی۔ اس لیے یہ لوگ چاہتے تھے کہ زمانے کو پھر دور جاہلیت میں تبدیل کر دیں تاکہ ایک کو دوسرے پر کوئی فضیلت باقی نہ رہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنے حکم اور اپنے ارادے کو پورا کر کے رہتا ہے۔

خبردار! میں کل یہاں سے بصرہ کی جانب کوچ کروں گا۔ تم لوگ بھی میرے ساتھ کوچ کرو۔ اور ہمارے ساتھ کوئی ایسا شخص ہرگز نہ جائے جس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت میں کسی قسم کی معاونت کی ہو یا اس میں کسی قسم کا حصہ لیا ہو۔

یہ بے وقوف لوگ مجھ سے جدا ہو جائیں''۔

قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ کا مشورہ:

یہ اعلان سن کر وہ لوگ جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت میں حصہ لیا تھا یا قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ سے راضی تھے یکجا جمع ہوئے ان جمع ہونے والوں میں علباء بن الہیثم' عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ' سالم بن ثعلبۃ العبسی' شریح بن اوفی الضبیعہ اور اشتر نخعی شامل تھے۔ اور مصریوں کے ساتھ ابن السوداء اور خالد بن ملجم تھے۔ ان لوگوں میں باہم مشورہ ہوا۔ یہ لوگ کہنے لگے خدا کی قسم! یہ تو ایک ظاہری بات ہے کہ علی رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ کتاب اللہ سے واقف ہیں اس وجہ سے وہ لازماً ایک نہ ایک روز قرآن پر عمل کرتے ہوئے قاتلین سے قصاص کا مطالبہ کریں گے اور جس وقت وہ یہ مطالبہ کریں گے اس وقت کوئی مخالف نہ ہوگا اور ہماری تعداد دوسروں مقابلے میں کم ہو جائے گی اور وہ وقت ہوگا جب کہ علی رضی اللہ عنہ قوم پر جان دیں گے اور قوم ان پر جان دے گی اور جب ہماری تعداد اتنی بڑی کثرت کے مقابلے میں کچھ نہ ہوگی تو خدا کی قسم! تمہیں دھکے دے دیئے جائیں گے اور تمہیں کسی جگہ بھی نجات کی صورت نظر نہیں آئے گی۔

اشتر نخعی: طلحہ وزبیر رضی اللہ عنہما کے ارادوں سے تو ہم خوب واقف ہیں لیکن علی رضی اللہ عنہ کے ارادوں سے آج تک واقف نہ ہو سکے خدا کی قسم! تمام لوگوں کی ہمارے بارے میں ایک ہی رائے ہے اور اگر زبیر، طلحہ اور علی رضی اللہ عنہم نے صلح کر لی تو وہ صلح ہمارے خونوں پر ہوگی آؤ کیوں نہ ہم علی رضی اللہ عنہ پر حملہ کر کے اسے عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا دیں اس سے ایک نیا فتنہ پیدا ہوگا جو ہماری مرضی کے عین مطابق ہوگا اور ہم اس میں سکون سے زندگی گزار لیں گے۔

عبداللہ بن السوداء: تمہاری رائے نہایت غلط ہے۔ اے قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ کیا تم یہ نہیں دیکھتے کہ ذی قار میں کوفہ کا ڈھائی ہزار لشکر موجود ہے اس کے علاوہ ابن حنظلیہ کے ساتھ پانچ ہزار کا لشکر ہے یہ سب اس شوق میں مر رہے ہیں کہ تم سے جنگ کرنے کی اجازت دے دی جائے یہ لشکر تیری پسلیاں بھی توڑ کر رکھ دے گا۔

علباء بن الہیثم: یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ ہم انہیں چھوڑ کر علیحدہ ہو جائیں اور انہیں آپس میں لڑنے دیں اگر لڑتے لڑتے ان کی تعداد کم ہو جائے گی تب ہم ان کے دشمنوں کی کثرت کے باعث ان پر غالب رہیں گے اور اگر یہ کثرت میں بھی ہوں گے تب بھی یہ تم سے ایک نہ ایک روز صلح کرنے پر مجبور ہوں گے اس لیے تم ان لوگوں کا ساتھ چھوڑ کر اپنے اپنے شہروں کو چلو اور اس وقت تک خاموش بیٹھے رہو جب تک تمہارے شہروں میں کوئی ایسا امیر نہ آ جائے جو تمہاری پشت پناہی کر سکے اور تمہیں لوگوں سے بچا سکے۔

ابن السوداء: یہ رائے بھی انتہائی بری ہے تمہیں لوگوں سے محبت ظاہر کرنی چاہیے اس لیے اس وقت تم لوگوں کے دشمن ہو اور تم لوگوں کے ساتھ رہ کر بچ نہیں سکتے اور اگر تیری رائے پر عمل کیا گیا تو ہمارے منتشر ہو جانے کی وجہ سے لوگ ہمیں ہر طرف سے گھیر لیں گے۔

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ: خدا کی قسم! نہ تو میں کسی بات پر خوش ہوں اور نہ کسی بات پر ناراض۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کی وجہ سے لوگ زبردست پریشانی میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ جو حالات گزر چکے وہ تو گزر چکے لیکن ہم اب لوگوں کی نظروں

مالک (۳) ہشام بن عامر۔ یہ حضرات بھی مذکورہ بالا انداز کی تقریریں کرتے تھے تابعین میں سے بالخصوص مندرجہ ذیل حضرات دوسرے افراد کے ساتھ امداد کے لیے آمادہ کرتے تھے (۱) کعب بن سور (۲) حرم بن حیان عبدی وغیرہ۔

شام کے کارکن:

شام میں مندرجہ ذیل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ خدمات انجام دیں:

(۱) عبادہ بن الصامت (۲) ابوالدرداء (۳) ابو اسامہ۔ تابعین میں سے نمایاں یہ حضرات تھے۔ (۱) شریک بن خباشہ غیری (۲) ابومسلم خولانی (۳) عبدالرحمٰن بن غنم۔ مصر میں خارجہ اور دوسرے حضرات نے کام کیا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تقریر:

مدینہ میں مصری باغیوں کے آنے کے بعد جب جمعہ کا دن آیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نکلے اور مسلمانوں کو نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھ کر آپ نے فرمایا:

> ''اے دشمنو! تم اللہ سے ڈرو! بخدا اہل مدینہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے تم لوگوں کو ملعون قرار دیا ہے۔ اس لیے تم نیکی کے ذریعہ گناہوں کو مٹاؤ کیونکہ اللہ بزرگ و برتر برائی کو نیکی کے ذریعہ ہی مٹاتا ہے''۔

محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر کہا: ''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں''۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر سنگباری:

انہیں حکیم بن جبلہ نے پکڑ کر بٹھا لیا پھر حضرت زید بن حارث کھڑے ہوئے انہیں دوسری طرف سے آ کر محمد بن ابی قتیرہ نے آ کر بٹھا دیا۔ اس کے بعد ہنگامہ بڑھ گیا اور لوگ بھڑک اٹھے اور وہ لوگوں کو پتھر مارنے لگے یہاں تک کہ انہیں مسجد سے نکال دیا انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر بھی سنگباری کی یہاں تک کہ وہ منبر سے بے ہوش ہو کر گر پڑے اور انہیں اٹھا کر گھر پہنچایا گیا۔

تین مدنی حضرات:

یہ مصری باغی اہل مدینہ میں سے صرف تین افراد سے اپنی امداد کی توقع رکھتے تھے کیونکہ ان تینوں سے وہ پہلے سے خط و کتابت کرتے رہتے تھے وہ تین افراد یہ تھے (۱) محمد بن ابی بکر (۲) محمد بن ابی حذیفہ (۳) عمار بن یاسر۔

باغیوں کے مخالفین:

کچھ حضرات ان باغیوں سے جنگ کرنے کے لیے تیار ہوئے جن میں (۱) حضرت سعد بن مالک (۲) حضرت ابوہریرہ (۳) حضرت زید بن ثابت (۴) حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما شامل تھے مگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہلا بھیجا کہ وہ جنگ سے باز آ جائیں اس لیے وہ رک گئے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کی عیادت:

جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بے ہوش ہو کر گھر پہنچا دیئے گئے تو حضرات علی، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم ان کی عیادت کے لیے آئے اور اظہار افسوس کیا اور پھر وہ سب اپنے گھروں کو واپس چلے گئے۔

تمہارا امیر ہوں۔ اس کے بعد ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کیا اور ان کے سامنے تقریر کی اور فرمایا:

''اے لوگو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ صحابہ رضی اللہ عنہم جو مختلف مقامات میں آپ کے ساتھ رہے اللہ عزوجل کے احکام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ان لوگوں سے زیادہ جانتے ہیں جو لوگ آپ کی صحبت میں نہیں رہے۔ تمہارا ہم پر ایک حق ہے جسے میں ادا کرنا چاہتا ہوں' وہ یہ کہ اللہ عزوجل کی قدرت کو معمولی نہ سمجھو اور نہ اللہ عزوجل کے احکامات کا مقابلہ کرو۔

دوسری رائے یہ ہے کہ تمہارے پاس مدینہ سے جو بھی شخص آئے اسے تم مدینہ واپس کر دو تاوقتیکہ تمام اہل مدینہ ایک امر پر متفق نہ ہو جائیں۔ کیونکہ وہ تم سے زیادہ اس بات کو جانتے ہیں کہ تم میں سے کون شخص امامت وخلافت کے لائق ہے۔ اس جنگ میں شامل ہو کر خود کو تکلیف میں مبتلا نہ کرو کیونکہ یہ ایک خاموش فتنہ ہے۔ جس میں سونے والا جاگنے والے سے بہتر ہے۔ اور کھڑا ہونے والا سوار ہونے والے سے بہتر ہے۔ تم لوگ عرب کے کیڑوں کی طرح بن جاؤ۔ تلواروں کو میان میں کرلو۔ نیزوں کو توڑ دو۔ اور کمانیں توڑ کر پھینک دو۔ مظلوم اور پریشان کی مدد کرو اور اس وقت تک خاموش بیٹھے رہو۔ جب تک اس خلافت کے معاملے پر اتفاق نہ ہو جائے اور یہ فتنہ دور نہ ہو جائے''۔

امام مسروق کی حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے گفتگو:

سری نے شعیب وسیف کے حوالے سے محمد وطلحہ رحمہم اللہ کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور اشتر ناکام ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور انہیں حالات سے آگاہ کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا اور انہیں کوفہ روانہ کیا ان کے ساتھ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کو بھی بھیجا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم کوفہ جا کر وہاں کے خراب حالات کو درست کرو' یہ دونوں کوفہ پہنچے اور مسجد میں گئے۔ سب سے پہلے ان کے پاس امام مسروق بن الاجدع آئے اور انہوں ان دونوں کو سلام کیا۔ پھر عمار رضی اللہ عنہ کی جانب متوجہ ہو کر سوال کیا۔

اے ابوالیقظان رضی اللہ عنہ تم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کس وجہ سے قتل کیا ہے؟

عمار رضی اللہ عنہ: اپنی اغراض ختم ہونے اور اپنی خوشیاں مٹ جانے کی وجہ سے۔

مسروق: خدا کی قسم جس قسم کی تم نے برائی کی ہے اسی قسم کا بدلہ تمہیں بھی ملے گا۔ کاش تم صبر کرتے کیونکہ صابرین کے لیے بہترین اجر ہے۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کا مکالمہ:

جب حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو ان لوگوں کی آمد کا علم ہوا تو وہ مسجد تشریف لائے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر سینے سے چمٹا لیا اس کے بعد حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے عمار رضی اللہ عنہ کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا:

اے ابوالیقظان رضی اللہ عنہ کیا اور لوگوں کی طرح تو نے بھی امیر المومنین کی دشمنی اختیار کر لی تھی۔ اور اس طرح تو نے اپنے آپ کو فاجروں میں شامل کر لیا۔

عمار رضی اللہ عنہ: میں ایسا کیوں نہ کرتا اور مجھے یہ بات کیوں بری معلوم ہوتی۔

ابھی عمار رضی اللہ عنہ بات بھی پوری نہ کر پائے تھے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے درمیان میں بات کاٹ دی اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے

طبقاتِ ابنِ سعد
جلد دوم
مصنّف
محمد بن سعد
(المتوفی ۲۳۰ھ)
طبقات الکبریٰ
نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

طبقات ابنِ سعد

حصہ سوم

خلفائے راشدین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

علم طبقات وتراجم کی قدیم ترین کتاب ''طبقات ابن سعد'' کا وہ حصہ جس میں خلفائے راشدین، بدریین اور اجلائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے احوال، انساب اور ان کے دینی کارنامے درج ہیں۔

مُصنّف

محمد بن سعدؒ (المتوفی ۲۳۰ھ)

ترجمہ

علامہ عبداللہ العمادی مرحوم

نفیس اکیڈمی

اُردو بازار، کراچی

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے یوم الدار میں عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ان سے جنگ کیجئے' کیونکہ اللہ نے آپ کے لیے ان کا خون حلال کر دیا۔ انہوں نے کہا نہیں' واللہ میں ان سے کبھی جنگ نہ کروں گا' پھر لوگ ان کے پاس گھس آئے' حالانکہ وہ روزے سے تھے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو مکان پر امیر بنا دیا اور کہا کہ جس پر میری فرماں برداری واجب ہو وہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی فرماں برداری کرے۔

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: یا امیر المومنین! آپ کے ساتھ مکان میں ایسی جماعت ہے جس کی اللہ کی مدد سے تائید کی گئی ہے اور جوان لوگوں سے کم ہے۔ لہٰذا آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں ان سے جنگ کروں۔ فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کسی آدمی نے' یا فرمایا کہ میں اللہ کو یاد دلاتا ہوں کہ کسی نے جو میرے بارے میں کسی کا خون بہایا ہو' یا فرمایا میرے بارے میں خون بہایا ہو۔

ابن سیرین سے مروی ہے کہ اس روز مکان میں عثمان رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سات سو آدمی تھے' اگر آپ اجازت دیتے تو وہ ضرور ان لوگوں کو مارتے اور وہاں سے نکال دیتے' ان لوگوں میں سے جو مکان میں تھے ابن عمر' حسن بن علی' اور عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہم بھی تھے۔

باغیوں کو تنبیہ و ترہیب:

ابو لیلی الکندی سے مروی ہے کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ جب کہ وہ محصور تھے' وہ ایک کھڑکی سے سر نکال کے کہہ رہے تھے کہ لوگو مجھے قتل نہ کرو اور مجھ سے معافی چاہو' واللہ اگر تم مجھے قتل کرو گے تو نہ کبھی سب مل کے نماز پڑھو گے اور نہ کبھی سب مل کے دشمن سے جہاد کرو گے' ضرور ضرور آپس میں اختلاف کرو گے اور اس طرح ہو جاؤ گے' انہوں نے اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کے بتایا کہ اس طرح ایک دوسرے سے مل کے خوں ریزی کرو گے۔

پھر فرمایا: اے میری قوم! میرا اختلاف تمہیں ارتکاب جرم پر آمادہ نہ کرے' ایسا نہ ہو کہ تم پر ایسی مصیبت آئے جیسی قوم نوح یا قوم ہود یا قوم صالح پر آئی اور قوم لوط کا زمانہ بھی کچھ تم سے دور نہیں ہے (یعنی تم ان سب کا اپنے فرماں روا اور ہادی کی نافرمانی کا نتیجہ اور عذاب دیکھ چکے ہو) انہوں نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا اور فرمایا تمہاری کیا رائے ہے' انہوں نے کہا: بس بس اتمام حجت کے لیے یہ بہت کافی ہے۔

ابی جعفر القاری' مولائے ابن عباس مخزومی سے مروی ہے کہ وہ مصری لوگ جنہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا چھ سو تھے ان کے رئیس عبدالرحمٰن بن عدیس البلوی' کنانہ بن بشر بن عتاب الکندی اور عمرو ابن الحمق الخزاعی تھے' کوفے کے دو سو باغی مالک اشتر النخعی کے ماتحت تھے' اور جو بصرے سے آئے وہ سو آدمی تھے' ان کا سردار حکیم بن جبلۃ العبدی تھا' شر میں وہ سب دست واحد تھے کمینہ لوگ ان کی طرف مائل ہو گئے' ان کے عہد و پیمان باغیوں کے ساتھ تھے اور فتنے میں مبتلا تھے۔

اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر عثمان رضی اللہ عنہ کی مدد نہیں کی تو اس کا سبب یہ تھا کہ انہوں نے فتنہ خونریزی کو پسند نہیں کیا اور یہ گمان کیا کہ معاملہ ان کے قتل تک نہ پہنچے گا۔ پھر انہوں نے ان کے معاملے میں جو کچھ کیا اس پر نادم ہوئے' میری جان کی قسم! اگر

کے پلٹ گیا' پھر محمد بن ابی بکرؓ تیرہ آدمیوں کے ہمراہ آیا' وہ عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گیا' آپ کی داڑھی پکڑ لی اور اسے کھینچا جس سے داڑھیں گرنے کی آواز سنی گئی۔

محمد بن ابی بکرؓ نے کہا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ آپ کے کام نہ آیا' ابن عامر آپ کے کام نہ آیا' آپ کے مخطوط و فرمان آپ کے کام نہ آئے' فرمایا' اے میرے بھتیجے میری داڑھی تو چھوڑ دے' اے میرے بھتیجے میری داڑھی تو چھوڑ دے۔

راوی نے کہا کہ میں نے اس قوم کے ایک شخص سے مدد طلب کرنا دیکھا جو اس کی مدد کر رہا تھا وہ ایک برچھی لے کر آپ کی طرف کھڑا ہوا یہاں تک کہ وہ اس نے آپ کے سر میں ماردی' راوی نے کہا کہ جو وہیں ٹوٹ گیا وہیں رک گیا' راوی نے کہا کہ پھر واللہ ان لوگوں نے آپ پر ایک دوسرے کی مدد کی' یہاں تک کہ آپ کو قتل کر دیا۔

قرآن شہادت عثمان کا گواہ:

عبدالرحمٰن بن محمد بن عبد سے مروی ہے کہ محمد بن ابی بکر' عمرو بن حزم کے مکان کی دیوار پر چڑھ کے عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا' اس کے ہمراہ کنانہ بن بشر بن عتاب' سودان بن حمران اور عمرو بن الحمق بھی تھا' انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنی زوجہ نائلہ کے پاس پایا جو قرآن میں سورۃ البقرہ پڑھ رہے تھے۔

محمد بن ابی بکر ان سب کے آگے بڑھا' عثمان رضی اللہ عنہ کی داڑھی پکڑ لی اور کہا' او بوڑھے احمق خدا تجھے رسوا کرے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا' میں بوڑھا احمق (نعثل) نہیں ہوں' میں اللہ کا بندہ اور امیر المومنین ہوں محمد نے کہا کہ فلاں فلاں اور معاویہ رضی اللہ عنہ آپ کے کام نہ آئے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے میرے بھتیجے میری داڑھی تو چھوڑ دے' تیرے باپ تو ایسے نہ تھے کہ اس چیز کو پکڑیں جو تو نے پکڑی۔ محمد نے کہا کہ میں آپ کے ساتھ جو کرنا چاہتا ہوں وہ داڑھی پکڑنے سے زیادہ سخت ہے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تیرے مقابلے میں اللہ سے نصرت چاہتا ہوں اور اسی سے مدد مانگتا ہوں۔

اس نے برچھی جو اس کے ہاتھ میں تھی آپ کی پیشانی میں ماردی' کنانہ بن بشر بن عتاب نے وہ برچھیاں اٹھائیں جو اس کے ہاتھ میں تھیں اور عثمان رضی اللہ عنہ کے کان کی جڑ میں گھونپ دیں جو جاتے جاتے آپ کے حلق کے اندر پہنچ گئیں' پھر وہ تلوار لے کے آپ کے اوپر چڑھ گیا اور قتل کر دیا۔

عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز نے کہا کہ میں نے ابن ابی عون کو کہتے سنا کہ کنانہ بن بشر نے آپ کی پیشانی اور سر کے اگلے حصے پر ایک لوہے کی سلاخ ماری جس سے وہ کروٹ کے بل گر پڑے۔ پھر سودان بن حمران المرادی نے تلوار مار کے قتل کر دیا۔ لیکن عمرو بن الحمق کود کے عثمان رضی اللہ عنہ پر آیا' سینے پر بیٹھ گیا' حالانکہ آپ میں تھوڑی جان باقی تھی' اس نے آپ کے نو زخم لگائے اور کہا کہ ان میں سے تین تو میں نے اللہ کے لیے لگائے ہیں اور چھ اس غصے کی وجہ سے جو میرے قلب میں ان پر ہے۔

آخری کلمات:

زبیر بن عبداللہ نے اپنی دادی سے روایت کی کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ کو کنانہ نے برچھیوں سے مارا تو آپ نے فرمایا: بسم اللہ' میں اللہ ہی پر توکل کرتا ہوں۔ خون ان کی داڑھی پر بہہ کر ٹپک رہا تھا' قرآن سامنے تھا' انہوں نے اپنے بائیں پہلو پر تکیہ لگا لیا

حسنؒ سے مروی ہے کہ جب وہ لوگ یعنی قاتلین عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ سزا کے لیے گرفتار کیے گئے تو فاسق ابن ابی بکر کو بھی گرفتار کیا گیا۔ ابوالاشہب نے کہا کہ حسن اسے نام سے نہیں پکارتے تھے بلکہ فاسق کہتے تھے انہوں نے کہا کہ وہ گرفتار کیا گیا اور گدھے کی کھال میں بھر کے جلا دیا گیا۔

محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ حذیفہ بن الیمان نے کہا کہ اے اللہ اگر قتل عثمان رضی اللہ عنہ خیر ہے تو میرے لیے اس میں کوئی حصہ نہیں' اور اگر ان کا قتل شر ہے تو میں اس سے بری ہوں' واللہ اگر قتل عثمان رضی اللہ عنہ خیر ہوگا تو لوگ ضرور ضرور اس سے دودھ دوہیں گے' اور اگر شر ہوگا تو ضرور ضرور اس سے خون چوسیں گے۔

عبداللہ بن سلام سے مروی ہے کہ جب کوئی نبی قتل کیا جاتا ہے تو اس کی امت سے ستر ہزار آدمی ان کے بدلے قتل کیے جاتے ہیں' اور جب کوئی خلیفہ قتل کیا جاتا ہے تو اس کے بدلے پینتیس ہزار قتل کیے جاتے ہیں۔

مطرف سے مروی ہے کہ وہ عمار بن یاسر کے پاس گئے' ان سے کہا کہ ہم لوگ گمراہ تھے' اللہ نے ہدایت کی ہم لوگ اعراب (دیہاتی' دہقان) تھے ہجرت کی' ہم میں سے مقیم قیام کر کے قرآن سیکھتا اور غازی جہاد کرتا' جب غازی آتا تو وہ قیام کر کے قرآن سیکھتا اور مقیم جہاد کرتا ہم دیکھتے تھے کہ تم ہمیں کس بات کا حکم دیتے ہو جب تم ہمیں کسی کام کا حکم دیتے تو ہم اتباع کرتے تھے اور جب تم ہمیں کسی چیز سے منع کرتے تھے تو ہم اس سے باز رہتے تھے۔ ہمارے پاس امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کے قتل کے متعلق تمہارا خط آیا' تم نے یہ لکھا کہ ہم نے ابن عفان سے بیعت کر لی' اپنے اور تمہارے لیے انہیں پسند کر لیا۔ ہم نے بھی تمہاری بیعت کی وجہ سے ان سے بیعت کر لی' پھر تم نے انہیں کیوں قتل کر دیا۔ ایوب نے کہا کہ ہمیں اس بات کا کوئی جواب نہ ملا۔

کنانہ مولائے صفیہ سے مروی ہے کہ میں نے مکان میں قاتل عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ ایک کالا مصری تھا اس کا نام جبلہ تھا۔ وہ دونوں ہاتھ پھیلائے' یا راوی نے کہا کہ دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے تھا کہ بوڑھے احمق کا قاتل میں ہوں۔ مسیّب بن دارم سے مروی ہے کہ جس شخص نے عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کیا وہ دشمن کے قتال میں سترہ مرتبہ اس طرح کھڑا ہوا کہ اس کے آس پاس کے لوگ شہید ہو جاتے اور اسے ذرا سی تکلیف نہ پہنچتی' یہاں تک کہ وہ اپنے بستر پر مرا۔

داماد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ چہارم حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ

ابو طالب کا نام عبد مناف بن عبد المطلب' عبد المطلب کا نام شیبہ بن ہاشم' ہاشم کا نام عمرو بن عبد مناف' عبد مناف کا نام مغیرہ بن قصی اور ان کا نام زید تھا' علی رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو الحسن تھی' ان کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی تھیں۔

ازواج واولاد:

اولاد میں بیٹے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما تھے' بیٹیاں زینب کبریٰ' ام کلثوم کبریٰ تھیں' ان سب کی والدہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھیں۔

ایک بیٹے محمد اکبر بن علی تھے جو ابن الحنفیہ تھے' ان کی والدہ خولہ بنت جعفر بن قیس بن مسلمہ بن ثعلبہ بن یربوع بن ثعلبہ بن الدول بن حنیفہ بن لجیم بن صعب بن علی بن بکر بن وائل تھیں۔

تاریخ اعثم کوفی
از
احمد بن ابومحمد بن علی اعثم کوفی

از

احمد بن ابو محمد بن علی اعثم کوفی

ناشر

علی پبلیکیشنز، جنازگاہ، مزنگ لاہور

اور لائق ہوں یا اس کے علم و فضل سے انکار کرتا ہوں۔ علیؑ ان پسندیدہ خصلتوں کریمانہ صفتوں اور ذاتی شرافتوں میں ایسا ہی ہے جیسا تم بیان کرتے ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ میں تو اس سے قاتلان عثمان کو طلب کرتا ہوں۔ اور وہ انھیں اپنے پاس فراہم کیے ہوئے ہے اور ہر روز ان کی عزت و حرمت اور مرتبے میں افزونی کی جاتی ہے انہیں میرے حوالہ نہیں کرتا۔ مجھ میں اور اس میں دشمنی اور عداوت کا یہی سبب ہے۔ اگر قاتلان عثمان کو میرے حوالہ کر دے تو پھر مجھے اس سے کوئی عداوت اور دشمنی باقی نہ رہے۔ پھر میں اس کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا اور جس طرح اور مسلمان متفق ہو گئے ہیں میں بھی اتفاق کر لوں گا بلکہ اور ہزار ہا خدمتیں بھی بجا لاؤں گا۔ انہوں نے کہا اس امر کے علاوہ جو تو نے بیان کیا کہ عثمان کے قاتلوں کو طلب کرتا ہے کوئی اور بات بھی ہے؟ معاویہ نے کہا اس کے علاوہ اور کوئی خواہش نہیں۔ انہوں نے کہا یہ آسان کام ہے ہم جاتے ہیں اور ابھی اس کام کو کرلاتے ہیں اور اس دشمنی اور لڑائی کو مٹا کر آتش فساد پر پانی ڈالتے ہیں۔

وہاں سے اٹھ کر جناب امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ شرط آداب بجا لائے اور بیٹھ کر عرض کی اے امیر المومنینؑ آپ کی فضیلت اور شرافت سب لوگوں پر آشکارا ہے اور آپ کی رفعت و بلندی آفتاب سے زیادہ روشن ہے' معاویہ ایک بے دین اور دنیا طلب آدمی ہے۔ اس کے پاس بیوقوفوں' جاہلوں اور لالچی لوگوں کا جتھا جمع ہو گیا ہے۔ آپ نے اپنے آپ کو اس مہم کے تردد میں مبتلا کر رکھا ہے اور دور دراز کا سفر طے کر کے یہاں معرکہ آراء ہوئے ہیں۔ ہر روز طرفین سے بے شمار خلقت ماری جاتی ہے اور مسلمان سخت رنج و تکلیف میں مبتلا ہیں۔ آپ بھی تمام دن دل پر صدمہ اٹھاتے رہتے ہیں اور رات دن اسی فکر و سوچ میں کٹتے ہیں۔ معاویہ آپ سے صرف قاتلان عثمان کو طلب کرتا ہے کچھ اور نہیں چاہتا۔ آپ انہیں اس کے حوالے کر دیں۔ پھر یہ پرخاش اور لڑائی جھگڑا مٹ جائے گا۔ ہم معاویہ کے پاس گئے تھے اور اس معاملہ کا فیصلہ اس طریق پر کرلائے ہیں اگر آپ رضا مند ہوں اور قاتلان عثمان کو اس کے حوالے کر دیں تو وہ خدمت مبارک میں حاضر ہو کر آپ کی بیعت کر لے گا۔

جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا اے اصحاب رسول معاویہ بڑا مکار اور فریبی اور فتنہ پرداز ہے تم نہیں جانتے کہ اس بیان سے اس کی کیا مراد ہے تم کو اور تمام مسلمانوں کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ جس دن عثمان کو قتل کیا ہے میں وہاں نہ تھا۔ اور بہ تحقیق مجھے معلوم نہیں کہ عثمان کا قاتل کون ہے؟ اگر تم جانتے ہو بیان کر دو۔ ان لوگوں نے کہا ہم نے سنا ہے کہ محمد بن ابوبکر ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے اسے ہلاک کرنے کا قصد کیا ہے اور گھر میں داخل ہوئے اور عمار یاسر' اشتر نخعی' عدی بن حاتم طائی' عمر بن حمق خزاعی وغیرہ تھے۔ آپ نے فرمایا جاؤ ان لوگوں کو بلا لاؤ چنانچہ ابو دردا اور ابو ہریرہ نے جا کر لوگوں کو پکڑا اور کہا تم نے عثمان کو مارا ہے۔ جناب امیر المومنینؑ نے حکم دیا ہے کہ تمہیں پکڑ کر قصاص میں قتل کریں۔ یہ کہنا تھا کہ تمام لشکر ایک دم جوش میں آ کر بولا اے ابو ہریرہ اور ابو دردا قتل عثمان کے دن تمام مہاجر و انصار اور صحابہ مدینہ میں موجود تھے۔ کسی نے بھی اس کی مدد نہ کی سب علیحدہ رہے کیونکہ وہ شرع پر نہ چلتا تھا۔ ہر روز اس سے اور اس کے ظالم عاملوں سے کوئی نہ کوئی غلط امر سرزد ہوتا رہتا تھا۔ جس کی برداشت کسی کو نہ ہوتی تھی لوگ دشمن بن گئے تھے ہر ایک گروہ کے بہت سے لوگ بھڑک اٹھے۔ ام المومنین عائشہ اور طلحہ و زبیر نے متفق ہو کر فساد کی آگ بھڑکائی۔ اور سب سے پہلے جو شخص عثمان کے مکان پر چڑھا طلحہ تھا اس کے علاوہ عثمان نے معاویہ کے پاس قاصد بھیج کر مدد طلب کی تھی لیکن معاویہ نے مدد دینی منظور نہ کی۔ اگر وہ مدد کرتا تو بلا شک عثمان قتل نہ ہوتا بعد کی سب باتیں تمہیں معلوم ہیں۔ معاویہ نے تمہیں بیوقوف بنا کر ان غلط باتوں سے دھوکا دیا ہے۔ تم اس بات سے باز آؤ۔ اگر زیادہ

سے جنگ کروں اور ان ہی کے ارشاد کے موافق میں نے جنگ کی اور آپ کا حکم بجا لایا۔ نیز مجھ سے فرمایا ہے کہ ظالموں اور ستمگروں پر تلوار نکالوں اور فاسق اور بدکرداروں کو قتل کروں۔ تم وہی لوگ ہو اور یہ اوصاف تم سب میں موجود ہیں۔ اور مارقین کے قتل کا حکم بھی دیا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو دین الٰہی سے اس طرح گریز کرتے ہیں جیسا تیر کمان سے۔ میں نہیں جانتا کہ مجھے ان لوگوں سے بھی مقابلہ کرنا ہو گا یا نہیں اے نالائق ابتر تو نے نہیں سنا کہ حضرت رسول خداؐ نے علیؑ کی نسبت فرمایا کہ میں خدا کا دوست اور رسول ہوں اور علیؑ میرا دوست ہے اور تو اس دنیا میں شیطان کے سوا کسی اور کا دوست نہیں۔

عمرعاص نے کہا اے عمار میں تجھ سے نرمی سے کلام کرتا ہوں تو مجھے کس لیے گالیاں دیتا ہے۔ عمارؓ نے جواب دیا اس لیے کہ تیری عبادت و خصلت میں مکر و ریا نفاق اور دغا و فریب شامل ہو گئے ہیں۔ یہی عیب اس کا باعث ہوا ہے۔ خدا کی قسم میں شریعت کے طریق پر ثابت قدم ہوں۔

عمرعاص نے کہا اے عمار تو قتل عثمان کی نسبت کیا کہتا ہے' سچ سچ بیان کر تو بھی اسی جماعت میں سے ہے جس نے اسے قتل کیا ہے۔ عمار نے کہا ہاں میں اس گروہ میں تھا اور آج بھی اسی جماعت کے ہمراہ ہوں جس نے اسے مارا ہے۔ اور تم سے جنگ کر رہا ہے۔ عمر نے کہا اے اہل شام گواہ رہنا کہ عمار نے قتل عثمان کا اقرار کر لیا ہے۔ عمار نے کہا یہ گواہ بنانا محض ایسا ہے جیسا فرعون نے اپنی قوم سے اس وقت جبکہ موسیٰؑ نے خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور قدرت کا حال بیان فرما رہے تھے کہا تھا کہ دیکھو اور سنو یہ کیا کہہ رہا ہے۔ اے پسر نابغہ میں نے یہ کب کہا ہے عثمان کو میں نے قتل کیا ہے۔ جس پر تو انہیں گواہ قرار دیتا ہے۔ عمر نے تم سب تلواریں لے کر گئے اور عثمان کو قتل کر دیا۔ اب زیادہ بات نہ بڑھاؤ عثمان کے قاتلوں کو ہمارے حوالے کر دو پھر یہ سب فساد مٹ جائے گا۔ اور خونریزی بند ہو جائے گی۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تمام مطلب حل ہو جائے گا۔ ورنہ یہ معاملہ اتنا طول پکڑے کہ ہمارے سر اس میں کھپ جائیں گے اور اس آتش فتنہ کے دھوئیں سے بہت سے تر دماغ خشک اور سوکھے چشمے ابل پڑیں گے۔ عمار یاسر نے ہنس کر کہا اے پسر نابغہ جبکہ علی ابن ابی طالبؑ نے رکاب میں قدم رکھا ہے تو لڑائی کا کیا ذکر کرتا ہے۔ اور شمشیر و نیزہ کا کیا خوف ہے۔ اژدھے کے دانتوں کو توڑنا اور شیر کی پلکیں اکھاڑنا ہے۔ یہاں تک بات پہنچی تھی کہ شام والے اٹھ کھڑے ہوئے اور سوار ہو کر عمار کی باتیں یاد کرتے ہوئے معاویہ کے پاس جا پہنچے۔ اس نے پوچھا کیا قرار پایا۔ تم نے کیا کہا اور ان سے کیا سنا۔ انہوں نے کہا ہم کیا بیان کریں۔ ہم نے عمار یاسر کی بات سنی ہے۔ شمشیر براں سے زیادہ تیز اور سانپ کے زہر سے زیادہ مہلک تھیں۔ اور عمر عاص اس کے آگے محض ایک نوزائدہ بے زبان بچہ تھا یا پتھر کا ایک بت!

معاویہ نے کہا خدا کی قسم اگر اس حبشی غلام یعنی عمار یاسر کی رائے پر چلیں گے تو سارا عرب تباہ ہو جائے گا۔

معاویہ کے لشکر میں سے حصین بن مالک اور حارث بن عوف کا بجانب مصر و حمص فرار

معاویہ کی فوج میں قبیلہ حمیر میں سے ایک شخص حصین بن مالک نام تھا اگرچہ وہ اس کے لشکر میں تھا مگر اس کا دل امیر المومنین علی علیہ السلام کی طرف رجوع تھا کبھی کبھی آپ کی خیریت اور حالات دریافت کرتا رہتا تھا۔ ایک دن حارث بن عوف سکسکی جو حصین سے بہت ہی محبت و دوستی رکھتا تھا خبر لایا کہ تو نے بھی سنا ہو گا کہ عمار یاسر اور عمر عاص میں ایک

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ سورہ نجم 4,3:27

مُصَنَّف ابنِ ابی شیبہ مترجم

جلد نمبر ۱۱

حدیث نمبر ۳۶۸۸۳ تا حدیث نمبر ۳۹۰۹۸

مؤلف

الامام ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

مترجم

مولانا محمد اویس سرور مدظلہ

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

(۳۸۲۳۴) حضرت حسن سے روایت ہے کہ مجھے وثاب نے بیان کیا۔ اور یہ وثاب راوی کہتے ہیں۔ میں نے اس کے حلق میں تی
کے دو نشانات تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر میں محاصرہ کے دن یہ نیزے انہیں مارے گئے تھے۔ یہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے امیر

ؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھیجا اور فرمایا: اشتر کو میرے پاس لاؤ۔ ابن عون کہتے ہیں: میرا گمان یہ ہے کہ انہوں نے یہ بھی کہا
ھا۔ کہ اس نے امیر المؤمنین کے پاس تکیہ چھوڑ دیا۔ اور اس کے پاس تکیہ تھا۔ پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے اشتر! (باغی)
ٹ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟ اشتر نے کہا۔ تین باتیں ہیں جن میں سے کسی ایک کا کرنا ضروری ہے۔ وہ لوگ آپ کو اس بات کا
اردیتے ہیں کہ یا تو آپ ان کی حکمرانی ان کے حوالہ کر دیں اور یہ کہہ دیں کہ یہ تمہاری حکمرانی ہے تم جس کو چاہو یہ حکمرانی سونپ
و۔ اور یا یہ ہے کہ آپ اپنے سے بدلہ لینے کا موقع دیں۔ پس اگر آپ ان دونوں باتوں سے انکار کرتے ہیں تو پھر لوگ آپ سے
یں گے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ کیا ان میں سے کسی ایک کو اختیار کرنا ضروری ہے؟ اشتر نے کہا (جی) ان میں سے کسی
لک کو اختیار کرنا ضروری ہے۔

۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جہاں تک یہ بات ہے کہ میں ان کی حکمرانی کی ذمہ داری چھوڑ دوں۔ تو (سنو) میں وہ کبھی
رتا نہیں اتاروں گا جو اللہ تعالیٰ نے مجھے پہنایا ہے۔ ابن عون کہتے ہیں۔ حسن کے علاوہ دوسرا راوی بیان کرتا ہے کہ: اگر مجھے یوں
ن کیا جائے کہ میری گردن اڑا دی جائے تو بھی مجھے یہ بات اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں امت محمد ﷺ کا معاملہ لوگوں کے
میان چھوڑ دوں۔ ابن عون کہتے ہیں: یہ بات آپ رضی اللہ عنہ کے کلام سے ملتی جلتی ہے۔ اور رہی یہ بات کہ میں لوگوں کو خود سے بدلہ
نے کا موقع دوں تو خدا کی قسم! میں جانتا ہوں کہ مجھ سے پہلے میرے دو ساتھی (لوگوں کو) اپنے آپ سے بدلہ لینے کا موقع دیتے
تھے۔ لیکن میرا جسم قصاص کے لئے کھڑا نہیں ہوگا۔ اور یہ بات کہ لوگ مجھے قتل کریں گے تو خدا کی قسم (یاد رکھو) اگر وہ لوگ مجھے
ل کر دیں تو پھر میرے بعد کبھی آپس میں محبت نہیں کر سکیں گے۔ اور نہ ہی میرے بعد دشمن کے خلاف کبھی سارے اکٹھے ہو کر
اد کر سکیں گے۔

۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر اشتر اٹھ کر چل پڑا۔ ہم وہیں ٹھہرے اور ہم کہنے لگے۔ ہو سکتا ہے کہ لوگ واپس پیچھے چلے جائیں۔
رر و نکل آیا۔ یوں لگتا تھا کہ وہ بھیڑیا ہے۔ اور اس نے دروازے سے جھانکا اور واپس ہو گیا۔ پھر محمد بن ابی بکر تیرہ افراد کے ہمراہ
ڑا ہوا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور آپ رضی اللہ عنہ کی داڑھی کو پکڑ لیا اور وہ کہہ رہا تھا۔ تمہیں معاویہ نے کوئی فائدہ نہیں دیا!
ہیں ابن عامر نے کوئی فائدہ نہیں دیا! تمہیں تمہارے لشکروں نے کوئی فائدہ نہیں دیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے بھتیجے! میری
ری تو چھوڑ دے۔ اے بھتیجے! میری داڑھی تو چھوڑ دے۔

۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اس کو دیکھا کہ اس نے (اپنی) قوم میں سے ایک آدمی سے مدد مانگی تو اس کے پاس ایک آدمی
ے پھل والا نیزہ لے کر آیا اور اس کے ذریعہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سر پر زور لگا کر اس کو آپ رضی اللہ عنہ کے سر میں اتار دیا۔ راوی
ے) پوچھا۔ پھر کیا ہوا؟ راوی نے جواب دیا۔ پھر یہ باغی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر داخل ہوئے اور انہیں قتل کر دیا۔

دوں۔ ابن عون کہتے ہیں کہ یہ ان کے کلام کے زیادہ قریب ہے۔ اور باقی رہی یہ بات کہ میں اپنی ذات کو ان کے سامنے قصاص کے لیے پیش کروں تو یقیناً میں جانتا ہوں کہ میرے دو ساتھی میرے سامنے اپنے آپ کو قصاص کے لیے پیش کرتے تھے اور میرا بدن قصاص کے قابل نہیں اور اگر وہ مجھے قتل کر دیں تو اللہ کی قسم اگر انہوں نے مجھے قتل کر دیا تو میرے بعد کبھی بھی وہ آپس میں محبت نہیں کریں گے اور میرے بعد وہ اکٹھے کبھی بھی کسی دشمن سے قتال نہیں کر سکیں گے پس اشتر کھڑا ہوا اور چلا گیا ہم تھوڑی دیر ٹھہرے ہم نے کہا شاید کہ لوگ ہیں پھر رو تحل آیا گویا کہ وہ بھیڑیا ہے اس نے دروازے سے جھانکا پھر لوٹ گیا پھر محمد بن ابی بکر آئے تیرہ آدمیوں میں یہاں تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تک پہنچے اور ان کی داڑھی کو پکڑا اور اسے کھینچا یہاں تک کہ میں نے ان کی داڑھیں گرنے کی آواز سنی اور کہا نہیں فائدہ پہنچایا تمہیں معاویہ نے اور نہیں فائدہ پہنچایا تمہیں ابن عامر نے اور نہ فائدہ دیا تمہیں تمہارے لشکر نے انہوں نے فرمایا کہ میری داڑھی چھوڑ دے اے بھتیجے میری داڑھی چھوڑ دے اے بھتیجے راوی نے فرمایا کہ محمد بن ابو بکر کی طرف انہوں نے دیکھا کہ اپنے مدد کرنے والے لوگوں میں سے ایک آدمی سے مدد طلب کر رہے تھے وہ آدمی ان کی طرف نیزہ کا پھل لے کر کھڑا ہوا یہاں تک کہ اسے ان کے سر میں مار دیا پس اسے ٹھہرا دیا فرمایا پھر کیا ہوا فرمایا پھر وہ داخل ہوئے اور اللہ کی قسم انہوں نے ان کو شہید کر دیا۔

(۳۸۸۱۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ قَيْسٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا ، قَالَتْ :أَلاَ أُحَدِّثُك بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ بَعَثَ إِلَى عُثْمَانَ فَدَعَاهُ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ :يَا عُثْمَان ، إِنَّ اللَّهَ لَعَلَّهُ يُقَمِّصُكَ قَمِيصًا ، فَإِنْ أَرَادُوك عَلَى خَلْعِهِ فَلاَ تَخْلَعْهُ ثَلاَثًا ، فَقُلْتُ :يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، أَيْنَ كُنْت عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ ، فَقَالَتْ :أُنْسِيتُهُ كَأَنْ لَمْ أَسْمَعْهُ.

(۳۸۸۱۰) حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ تمہیں وہ حدیث نہ سناؤں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلانے کے لیے (کسی کو) بھیجا وہ آئے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا اے عثمان! بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص پہنائیں گے اگر لوگ تجھ سے وہ قمیص اتارنے کا ارادہ کریں تو اسے نہ اتارنا یہ تین مرتبہ فرمایا نعمان بن بشیر فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے ام المومنین آپ نے اب تک یہ حدیث بیان نہیں کی انہوں نے فرمایا مجھے یہ بھول چکی تھی گویا کہ میں نے سنی نہیں تھی۔

(۳۸۸۱۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ لِي عُثْمَان وَهُوَ مَحْصُورٌ فِي الدَّارِ :مَا تَقُولُ فِيمَا أَشَارَ بِهِ عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ بْنُ الأَخْنَسِ ، قَالَ :قُلْتُ :وَمَا أَشَارَ بِهِ عَلَيْك ، قَالَ :إِنَّ هَؤُلاَءِ الْقَوْمَ يُرِيدُونَ خَلْعِي ، فَإِنْ خُلِعْت تَرَكُونِي ، وَإِنْ لَمْ أُخْلَعْ قَتَلُونِي ، قَالَ :قُلْتُ :أَرَأَيْت إِنْ خُلِعْت أَتُرَاك مُخَلَّدًا فِي الدُّنْيَا ، قَالَ :لاَ ، قُلْتُ :فَهَلْ يَمْلِكُونَ

سلیس اردو ترجمہ اور موضوعاتی فہرستوں سے مزیّن

معجم کبیر طبرانی

امام سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی

ترجمہ

حضرت علامہ ابو الفضل محمد شفیق الرحمان قادری رضوی

☼حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کے عمل کو برا قرار دیا☼

111 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِی الطَّاهِرِ بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِیُّ، ثنا عَبْدُ الْمُنْعِمِ بْنُ بَشِیرٍ الْاَنْصَارِیُّ، ثنا عَلِیُّ بْنُ غُرَابٍ الْمُحَارِبِیُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِیدٍ، عَنْ اَبِیهِ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَعَنْ یَمِینِهِ عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ، وَعَنْ یَسَارِهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی بَكْرٍ، اِذْ جَاءَ غُرَابُ بْنُ فُلَانٍ الصَّیْدَنِیُّ فَقَالَ: یَا اَمِیرَ الْمُؤْمِنِینَ، مَا تَقُولُ فِی عُثْمَانَ؟ فَبَدَرَهُ الرَّجُلَانِ، فَقَالَا: عَمَّ تَسْاَلُ؟ عَنْ رَجُلٍ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِیمَانِهِ وَنَافَقَ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ لَهُمَا: لَسْتُ اِیَّاكُمَا اَسْاَلُ، وَلَا اِلَیْكُمَا جِئْتُ، فَقَالَ لَهُ عَلِیٌّ: لَسْتُ اَقُولُ مَا قَالَا ، فَقَالَا لَهُ جَمِیعًا: فَلِمَ قَتَلْنَاهُ اِذًا؟ قَالَ: وُلِّیَ عَلَیْكُمْ فَاَسَاءَ الْوِلَایَةَ فِی آخِرِ اَیَّامِهِ، وَجَزِعْتُمْ، فَاَسَاْتُمُ الْجَزَعَ، وَاللّٰهِ اِنِّی لَاَرْجُو اَنْ اَكُونَ اَنَا وَعُثْمَانُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَنَزَعْنَا مَا فِی صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِینَ) (الحجر: 47)

✦✦ حضرت عبداللہ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں، ہم حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ان کی دائیں جانب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور بائیں جانب حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ غراب بن فلاں صیدنی آئے اور کہنے لگے: اے امیرالمومنین! آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ دونوں حضرات جلدی سے اس کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے: تو کس شخص کے بارے میں پوچھ رہا ہے؟ اس شخص کے بارے میں؟ جس نے ایمان لانے کے بعد اللہ کی ذات کا کفر کیا ہے اور جس نے منافقت اختیار کی۔ اس آدمی نے ان دونوں سے کہا: میں نے نہ تو تم سے سوال کیا ہے اور نہ ہی تمہارے پاس آیا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں وہ بات نہیں کہتا جو انہوں نے کہی ہے۔ ان دونوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: پھر ہم نے ان کو قتل کیوں کیا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کو تم پر والی بنایا گیا تھا لیکن اپنے آخری ایام میں انہوں نے وہ ذمہ داریاں صحیح طور پر نہیں نبھائیں اور تم نے احتجاج کیا۔ لیکن احتجاج بہت برا کیا۔ اللہ کی قسم! میں امید رکھتا ہوں میں اور عثمان اس طرح ہوں گے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

وَنَزَعْنَا مَا فِی صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِینَ (الحجر: 47)

''اور ہم نے ان کے سینوں میں جو کچھ کینے تھے سب کھینچ لئے آپس میں بھائی ہیں تختوں پر روبرو بیٹھے''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

☆☆☆☆☆☆☆

☼حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر عثمان کا قاتل جنت میں گیا تو میں نہیں جاؤں گا☼

112 - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیزِ، ثنا عَارِمٌ اَبُو النُّعْمَانِ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ، حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِیدٍ، عَنْ عُمَیْرِ بْنِ زَوْذِیٍّ، قَالَ: خَطَبَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ النَّاسَ فَقَالَ. یَا اَیُّهَا النَّاسُ: اِنَّهُ وَاللّٰهِ لَئِنْ لَمْ یَدْخُلِ النَّارَ اِلَّا مَنْ قَتَلَ عُثْمَانَ، لَا اَدْخُلُهَا، وَلَئِنْ لَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ قَتَلَ عُثْمَانَ لَا اَدْخُلُهَا ، قَالَ: فَلَمَّا نَزَلَ قِیلَ لَهُ: تَكَلَّمْتَ

جاتے) شیر نے کالے اور سرخ بیل سے کہا: یہ سفید بیل ہمیں اس جھنڈ میں ذلیل ورسوا کرتا ہے۔تم دونوں مجھے موقع دو کہ میں اس کو کھالوں۔ کیونکہ تمہارا رنگ میرے رنگ جیسا ہے اور میرا رنگ تمہارے رنگ جیسا ہے۔اس کے بعد شیر نے اس سفید بیل پر حملہ کردیا کچھ ہی دیر میں اس کو مار ڈالا (اور کھا گیا) پھر (کچھ دنوں بعد) اس نے سیاہ بیل سے کہا: یہ سرخ بیل ہمیں ذلیل ورسوا کررہا ہے تو مجھے موقع دے میں اس کو کھالوں، میرا رنگ تیرے رنگ جیسا ہے اور تیرا رنگ میرے رنگ جیسا۔ پھر اس نے اس سرخ بیل پر حملہ کیا اور اس کو مار ڈالا (اور کھا گیا) اس کے بعد شیر نے کالے بیل سے کہا: اب میں تجھے بھی کھاؤں گا۔اس نے کہا: مجھے تھوڑی مہلت دو میں تین آوازیں لگانا چاہتا ہوں۔ پھر اس نے کہا: سن لو خبردار! میں اسی دن ہی کھالیا گیا تھا جس دن سفید بیل کھایا گیا تھا۔سن لو خبردار! میں اسی دن کھایا جاچکا تھا جس دن سفید بیل کھایا گیا تھا۔سن لو خبردار! میں اسی دن کھایا جاچکا تھا جس دن سفید بیل کھایا گیا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سن لو خبردار! میں اسی دن کمزور ہوگیا تھا جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

☼ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے موضوع پر اشتر اور مسروق کا مکالمہ ☼

114 - حَدَّثَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ اَبِي جَعْفَرٍ، ثنا مُجَالِدٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَقِيَ مَسْرُوقٌ الْاَشْتَرَ، فَقَالَ مَسْرُوقٌ لِلْاَشْتَرِ: قَتَلْتُمْ عُثْمَانَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ قَتَلْتُمُوهُ صَوَّامًا قَوَّامًا قَالَ: فَانْطَلَقَ الْاَشْتَرُ فَاَخْبَرَ عَمَّارًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَاَتَى عَمَّارٌ مَسْرُوقًا، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَيُجْلَدَنَّ عَمَّارٌ، وَلَيُسَيَّرَنَّ اَبَا ذَرٍّ، وَلَيُحْمِيَنَّ الْحِمَى، وَتَقُولُ: قَتَلْتُمُوهُ صَوَّامًا قَوَّامًا، فَقَالَ لَهُ مَسْرُوقٌ: فَوَاللّٰهِ مَا فَعَلْتُمْ وَاحِدًا مِنْ ثِنْتَيْنِ، مَا عَاقَبْتُمْ بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ، وَمَا صَبَرْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ قَالَ: فَكَاَنَّمَا اُلْقِمَهُ حَجَرًا قَالَ: وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: وَمَا وَلَدَتْ هَمْدَانِيَّةٌ مِثْلَ مَسْرُوقٍ

✧ حضرت شعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت مسروق رضی اللہ عنہ اشتر سے ملے، حضرت مسروق رضی اللہ عنہ نے اشتر سے کہا: تم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کردیا۔اس نے کہا: جی ہاں۔انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! تم نے اس شخص کو شہید کیا ہے جو روزے رکھنے والا تھا اور راتوں کو قیام کرنے والا تھا۔ راوی کہتے ہیں: اشتر گیا اور اس نے جاکر حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو خبر دی تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اللہ کی قسم! عمار کو کوڑے مارے جائیں گے اور ابوذر کو گرفتار کیا جائے اور اس کو چراگاہ میں رہنے پر مجبور کیا جائے گا (یعنی ویرانے میں رہنے پر مجبور کیا جائے گا)۔اور تم کہتے ہو کہ تم لوگوں نے اس روزہ دار اور راتوں کے قیام کرنے والے کو قتل کیا ہے۔حضرت مسروق رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اللہ کی قسم! تم لوگوں نے دو کاموں میں سے ایک بھی نہیں کیا (وہ دو کام یہ تھے)

مَا عَاقَبْتُمْ بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ، وَمَا صَبَرْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ

(۱) ''اور اگر تم سزا دو تو ویسی ہی سزا دو جیسی تمہیں تکلیف پہنچائی تھی''

(۲) ''اور اگر تم صبر کرو تو بے شک صبر والوں کو صبر سب سے اچھا ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)